کیا مرد حضرات گھروں میں اعتکاف کرسکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر:Aqs 1816 تاریخ:09-05-2020

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا مرد حضرات گھروں میں اعتکاف کرسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے، مسجد کے علاوہ گھروں میں خواہ مسجدِ بیت ہو یا کوئی جائے نماز کہیں بھی مردوں کا اعتکاف نہیں ہو سکتا، گھروں میں فقط عورتوں کے لیے مسجدِ بیت (یعنی گھروں میں نماز کے لیے مخصوص جگہ) پر اعتکاف ہوتا ہے، مردوں کا نہیں۔

یاد رہے کہ رمضان شریف کے آخری دس دنوں کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر پورے شہر میں سے کسی نے بھی نہ کیا، تو سب سے اس کا مطالبہ رہے گا، اور اگر کسی ایک نے بھی کر لیا، تو سب بری ء الذمہ ہو جائیں گے۔

اللہ عزوجل قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ”اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔“

اس آیت کے تحت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: ” مردوں کے اعتکاف کے لئے مسجد ضروری ہے۔“ (پارہ2، سورۃ البقرۃ، آیت 187)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: ”ولا اعتكاف الا فی مسجد جامع “ترجمہ: (مردوں کا) اعتکاف نہیں ہو گا، مگر جامع مسجد میں۔ (سنن ابی داؤد، جلد2، صفحہ 333، مطبوعہ بیروت)

اس کے تحت **جامع** کی قید استحبابی ہونے سے متعلق مرآۃ المناجیح میں ہے: ” اگر اس سے جمعہ والی مسجد مراد ہو جہاں نماز جمعہ بھی ہوتی ہو، تو یہ **حکم استحبابی ہے** کہ جمعہ والی مسجد میں اعتکاف مستحب ہے۔ (اعتکاف) **جائز تو ہر مسجد میں ہے**۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ﴾“ (مرأۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 216، مطبوعہ ضیاء القرآن، لاھور)

شرح بخاری لابن بطال میں ہے: ” وأجمع العلماء أن الاعتكاف لا يكون إلا فی المساجد “ترجمہ: علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ (مردوں کا) اعتکاف صرف وصرف مسجد میں ہی ہو گا۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال، جلد4، صفحہ 161، مطبوعہ مکتبہ رُشد، ریاض)

بدائع الصنائع میں ہے: ” اما الذی یرجع الی المعتکف فیه فالمسجد و انه شرط فی نوعی الاعتکاف الواجب و التطوع “ ترجمہ: بہر حال جس جگہ اعتکاف کیا جائے، اس کی شرائط: تو اس کے لیے مسجد ہونا شرط ہے اور یہ نفلی اور واجبی دونوں طرح کے اعتکاف کے لیے شرط ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الاعتکاف، شرائط الصحۃ، جلد2، صفحہ 280، مطبوعہ کوئٹہ)

مردوں کا اعتکاف مسجدِ بیت میں نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”مساجد البیوت فإنه لا یجوز الاعتکاف فیھا

إلا للنساء كذافي القنية ” ترجمہ: مسجدِ بیت میں عورتوں کے علاوہ کسی کا اعتکاف جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ قنیہ میں ہے۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد، ج 5، ص 321، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ” **مسجد** میں اللہ (عزوجل) کے لیے نیّت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے۔۔۔ **مسجد جامع ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہو سکتا ہے۔** مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر ہوں، اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور **آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو،** خصوصاً اس زمانہ میں کہ بھتیری (بہت سی) مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔ ”

(بہارِ شریعت، ح 5، ج 1، ص 1020، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عورتوں کے اعتکاف سے **متعلق** بہارِ شریعت میں ہے: ” **عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے، بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے** مگر اس جگہ کرے جو اُس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھی ہے، جسے مسجدِ بیت کہتے ہیں اور عورت کے لیے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کر لے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چبوترہ وغیرہ کی طرح بلند کر لے۔ ”

(بہارِ شریعت، ح 5، ج 1، ص 1021، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ موکدہ علی الکفایہ ہونے کے **متعلق** درر الحکام میں ہے: ” وهو واجب في المنذور **وسنة مؤكدة في العشرة الأخيرة من رمضان** ” ترجمہ: منت مانی ہو، تو اعتکاف واجب ہے اور رمضان شریف کے آخری دس دنوں کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے۔

اس کے تحت سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہونے سے **متعلق** حاشیہ شرنبلالی میں ہے: ” أي سنة كفاية للاجماع على عدم ملامة بعض أهل بلد إذا أتى به بعض منهم في العشر الأخير من رمضان كذا في البرهان ” ترجمہ: یعنی سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ جب کسی شہر میں بعض لوگ رمضان شریف کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کر لیں، تو باقیوں پر کوئی ملامت نہیں ہوگی۔ جیسا کہ برہان میں ہے۔

(حاشیہ شرنبلالی علی درر الحکام، ج 1، ص 212، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت)

مجمع الانہر میں اس کو سنت موکدہ علی الکفایہ قرار دے کر فرمایا: ” لو ترك أهل بلدة بأسرهم يلحقهم الإساء وإلا فلا ” ترجمہ: اگر تمام شہر والے چھوڑ دیں گے، تو ہی ان کو اساءت (یعنی سنتِ موکدہ چھوڑنے والی وعید) لاحق ہوگی، ورنہ نہیں۔

(مجمع الانہر، جلد 1، صفحہ 255، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں: ” یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ **اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ۔** ”

(بہارِ شریعت، حصہ 5، جلد 1، صفحہ 1021، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

15 رمضان المبارک 1441ھ / 09 مئی 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے